163990 ـ والد نے شادی پر مجبور کیا تو کیا نکاح صحیح ہو گا اور اس حالت میں کیے گئے جماع کا حکم کیا ہے

سوال

ایك لڑكی كی اس كے والد نے ایسے شخص سے شادی پر مجبور كیا جس سے وہ شادی كی رغبت نہیں ركھتی تھی، تو كیا یہ نكاح صحیح ہوگا یا نہیں ؟
اور اگر یہ لڑكی اپنے خاوند كو قریب نہ آنے دے اور وہ اسے مجبور كر كے جماع كرے تو اس مباشرت كا حكم كیا ہے اور كیا اسے زنا شمار كیا جائیگا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورت اگر كسی مرد كے ساتھ شادی كی رغبت نہیں ركھتی اور اس سےشادی نہیں كرنا چاہتی تو اس كے ولی كے لیے اس شخص كے ساتھ شادی پر مجبور كرنا حرام ہے، كیونكہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" كنواری لڑكی كا نكاح اس كی اجازت كے بغیر نہیں كیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6968) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

اس حدیث كا ظاہر ہر كنواری عورت اور ہر ولی كو شامل ہے اس میں باپ وغیرہ كا كوئی فرق نہیں ہوگا، اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے كہا ہے: " باپ وغیرہ كنواری اور ثیب (جس كی پہلے شادی ہو چكی تھی اور اب وہ خاوند كے بغیر ہو) كی شادی ان دونوں كی رضامندی كے بغیر نہیں كر سكتا "

عورت كے ولی كو چاہیے كہ وہ اپنی بیٹیوں كے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی كا ڈر اور تقوی اختیار كرتے ہوئے ایسے افراد سے ان كی شادی مت كرے جسے وہ پسند نہ كرتی ہوں اور پھر وہ ان كا كفو یعنی برابری كا رشتہ ہونا چاہیے، كیونكہ وہ لڑكی كی مصلحت كی خاطر شادی كر رہا ہے نہ كہ اپنی مصلحت كی خاطر.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" لڑكی كی ناپسنديدگی كی حالت ميں اس كا نكاح كرنا اصول اور عقل كے بھی منافی ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے عورت كے ولی كے ليے عورت كی اجازت كے بغير خريد و فروخت كرنا جائز نہيں كيا، اور نہ ہی وہ كھانا پينا اور لباس جسے وہ نہيں چاہتی پر مجبور كرنا جائز نہيں كيا تو پھر اسے ايسے شخص كے ساتھ مباشرت و مجامعت كرنے پر كيسے مجبور كيا جا سكتا ہے جسے وہ پسند نہيں كرتی اور چاہتی نہيں!

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بيوی كےمابين محبت و مودت اور الفت پيدا كی ہے، تو اگر يہ بيوی اپنے خاوند سے نفرت ركھتی ہو اور اسے ناپسند كرے تو يہاں كونسی محبت و مودت اور الفت ہو گی ؟!! انتہی

ديكھيں: مجموع الفتاوی (32 / 25).

دوم:

اگر مجبور كر كے عقد نكاح كر ديا گيا تو يہ عقد نكاح عورت كی اجازت پر موقوف ہوگا، اگر عورت اجازت ديتی ہے اور رضامند ہو جاتی ہے تو يہ عقد نكاح صحيح ہوگا، اور اگر اجازت نہيں ديتی تو يہ عقد نكاح فاسد ہوگا.

بريدہ بن حصيب رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ ايك لڑكی نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے پاس آ كر كہنے لگی ميرے والد نے ميری شادی اپنے بھيتجے سے كر دی ہے تا كہ اس كا خسيس پن دور كرے.

چنانچہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے معاملہ كو اس لڑكی پر چھوڑ ديا تو وہ لڑكی كہنے لگی: ميرے والد نے جو كيا ميں نے اس كی اجازت دی، ليكن ميں يہ چاہتی تھی كہ عورتوں كو يہ علم ہو جائے كہ اس معاملہ ميں باپوں كو كچھ حاصل نہيں "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1874) بوصيری رحمہ اللہ نے مصباح الزجاجۃ (22 / 102) ميں صحيح قرار ديا ہے، اور اسی طرح شيخ مقبل الوادعی رحمہ اللہ نے بھی كہا ہے كہ يہ مسلم كی شرط پر ہے.انتہی

ديكھيں: الصحيح المسند (160).

اور اگر عورت يہ نكاح جائز قرار نہ دے اور اسے جاری نہ ركھے تو يہ نكاح فاسد ہوگا، اسے چاہيے كہ جس كے ساتھ اس كا نكاح ہوا ہے اسے بتا دے، اور اس كے ساتھ نكاح كرنے والے كو جماع اور مباشرت پر مجبور كرنے كا حق نہيں ہے.

جب وہ عورت اس شادی پر راضی نہيں تو پھر وہ اپنے خاوند كو اپنے سے جماع اور مباشرت نہ كرنے دے.

اس نكاح كے فاسد ہونے كے باوجود اس لڑكی كو طلاق دينے پر ہی ثابت يا پھر نكاح مقرر ہوگا، يا پھر عدالت كے

فیصلہ کرنے پر، کیونکہ اس نکاح کے صحیح ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور بہت سارے علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں.

اس لیے آپ کو اپنا معاملہ شرعی عدالت میں قاضی کے پاس اٹھانا چاہیے تا کہ وہ اس نکاح کے فسخ کا حکم صادر کرے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ناپسندیدگی اور جبر کی حالت میں کیے گئے نکاح کا اسلام میں حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر وہ عورت اس شادی پر راضی نہیں تو وہ اپنا معاملہ عدالت میں پیش کرے تا کہ اس کا عقد نکاح ثابت یا فسخ ہو سکے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 /126).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ نکاح فاسد ہے لیکن صحیح اور فاسد ہونے کے اختلاف سے نکلنے کے لیے وہ کسی اور سے شادی اسی صورت میں کر سکتی ہے جب وہ اسے طلاق دے دے، یا پھر شرعی عدالت کے ذریعہ قاضی اس کا نکاح فسخ کر دے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (20 / 411).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ہم کہیں کہ نکاح صحیح نہیں تو پھر اسے ضرور فسخ کرنا چاہیے؛ کیونکہ یہ صحیح نہیں، لیکن اگر ہم یہ فرض کریں کہ عورت اس شخص کے پاس چلی گئی اور وہ شخص اس عورت کو پسند آگیا اور اس نے عقد نکاح جائز کر دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، عورت کی اجازت کی بنا پر یہ نکاح صحیح ہو گا " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری (1 / 343).

سوم:

اگر مجبور کر کے جماع اور مباشر ہو جائے توشر معنوں میں زنا شمار نہیں ہوگا؛ کیونکہ ان کے عقد نکاح میں شبہ پایا جاتا ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے، اگرچہ اس شخص کے لیے ایسا کرنا حرام تھا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی عورت سے دخول کرے جس کا نکاح جبرا کیا گیا ہو؛ کیونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے " انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشھری (1 / 343).

بہر حال جب وہ مجبور ہے یعنی اس پر جبر کیا گیا ہے تو وہ گنہگار نہیں، اور اسے دو چیزوں میں ایك کا اختیار ہے: وہ اس خاوند کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر راضی ہو جائے، یا پھر وہ اس کے ساتھ رہنے سے انکار کا اعلان کردے، اور شرعی عدالت اور قاضی کے ذریعہ سے اس نکاح کو فسخ کرنے کی کوشش کرے.

مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے سوال نمبر (105301) اور (47439) اور (138734) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .